احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلک اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

احکامِ شریعت

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز ۴۰۔بی
اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ——— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ عربی ——— محمد اول قادری چشتی

دیباچہ سوانح مصنف ——— عالم فقری

تعداد طبع اوّل ——— ایک ہزار

سال طباعت ——— ۱۹۸۴ء

زیر نگرانی ——— جناب حاجی انور اختر صاحب

ناشر ——— شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

قیمت ——— ۵۷/- روپے

مطبوعہ ——— خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

مگر قتل و قطع و موت و بلیں کے بعد بھی وہ تسبیح کرتی جسم کی تھی جب تک اُس کا ایک جزو لایتجزی بھی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی کہ ان من شیئ الا یسبّح بحمدہٖ اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الرمز المرصف علٰی سؤال مولٰنا السیّد اٰصف ۱۳۳۹ھ

مسئلہ۔ کفار کے ساتھ موالات کی حرمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم (یا حبیب محبوب اللہ روحی فداک)

قبلۂ کونین و کعبۂ دارین دامت برکاتہم بعد تسلیمات فدویانہ و تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اینکہ بفضلہ تعالیٰ کمترین بخیریت ہے صحتوری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب اشتہار اسلامی پیام میں عبد الماجد کے اس لکھنے پر کہ "مسلمان ڈوب رہا ہے نا مسلم تیراک ہاتھ دے تو جان بچانا چاہیے یا نہیں" یوں درج ہے کہ مسلمان کو اگر ڈوبنے پر یقین نہ ہو ہاتھ پاؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریادرس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملنے کا ظن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو اُن سے علاج بھی نہ کرائے لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں۔ اور ایک کافر کہ غیر محارب ہو تفسیر کبیر میں آیۂ کریمہ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ اِلٰی اٰخر الاٰیۃ کے متعلق لکھا ہے۔

وقال اھل التاویل ھٰذہ الاٰیۃ تدل علٰی جواز البر بین المشرکین والمسلمین وان کانت الموالاۃ منقطعۃ۔

رسالۂ الرضا بابت ماہ ذیقعدہ حصہ ملفوظات صفحہ ۱۰ میں ہے "حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے الخ بعض کفار کی آنکھوں میں سلائی پھروانا تو قصاصاً تھا کیا رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم قبل نزول آیت یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ

نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا جو رجوع نہ لانے والے تھے اُن سے بہ شدت پیش آتے تھے یا پہلے ان سے بھی نرمی سے پیش آتے کفار مختلف طبائع کے تھے اور ہیں۔ بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت ہے اور بعض کو بہت کم۔ کیا سب سے یکساں حکم ہے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں اُن سے حسب مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب غیر محارب کا فرق کیا ہے۔ حضور فدوی کو اس مسئلہ میں کہ مرتدہ کا نکاح باقی رہتا ہے فتاوے کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے خلجان رہتا ہے حضور کے فتاوے میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہو جاتے ہیں لیکن فتاوے ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں ہے اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ نہ ہونے کے مرتدہ پر احکام شریعت نہیں جاری کیے جا سکتے مثلاً ضرب وغیرہ کے۔ لیکن جب وہ اسلام سے خارج ہو گئی تو نکاح کا باقی رہنا کیسا کیا وہ ترکہ بھی اپنے سابق شوہر کا شرعاً پائے گی اور اس کے مرنے پر اُس کا جو پہلے شوہر تھا ترکہ اُس کا شرعاً پائے گا۔ اگر کفار غیر محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ تفسیر کبیر میں انہیں امور دنیویہ میں اُن سے مشاورت و موانست کو سبب نزول کریمہ اور اس سے نہی مطلق کے لیے بتایا اور اُسے اِس گمان کا کہ اُن سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی امور میں بدخواہی نہ کریں گے رد ٹھہرایا کہ:

ان المسلمین کانوا یشاورونھم فی امورھم ویؤانسونھم لما کان بینھم من الرضاع والحلف ظنا منھم انھم وان خالفوھم فی الدین فھم ینصحون لھم فی اسباب المعاش فنھاھم اللہ تعالٰی بھٰذہ الاٰیۃ عنہ فمنع المؤمنین ان یتخذوا بطانۃ من غیر المؤمنین فیکون ذٰلک نھیا عن جمیع الکفار وقال تعالٰی یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ومما یؤکد ذٰلک ماروی انہ قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ ھھنا رجل من اھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف اقوی حفظا ولا احسن خطامنہ فان رأیت ان تتخذہ کاتبا فامتنع عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ من ذٰلک وقال اذن اتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین فقد جعل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ھٰذہ الاٰیۃ دلیلا علی

النھی عن اتخاذ النصرانی بطانۃ۔

اس سے جملہ انواع معاملت کیوں ناجائز ہوگئی بیع وشراو اجارہ و استجارہ وغیرہا میں کیا رازدار بنانا یا اس کی خیرخواہی پر اعتماد کرنا ہے جیسے چمار کو دام دے جوتا گٹھوالیا بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا۔ بزاز کو روپے دیے کپڑا مول لے لیا آپ تاجر ہے کوئی جائز چیز اُس کے ہاتھ بیچی دام لے لیے وغیرہ وغیرہ۔ ہر کافر حربی کافر محارب ہے حربی و محارب ایک ہی ہے جیسے جدلی و مجادل وذمی و معاہد کا مقابل ہے رازدار بنانا ذمی و معاہد کو بھی جائز نہیں امیرالمومنین کا وہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے یونہی موالات مطلقًا جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہوں یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر و احسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ:

لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔

عبارت کبیر منقولۂ سوال کا یہی مطلب ہے یہی قول اکثر اہل تاویل ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاوے اور محارب کفار کو غیر محارب کی امداد سے نقصان پہنچایا جائے تو کیا گناہ ہے۔ اسی اسلامی پیغام میں ہے اب جو قرآن کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی و مددگار جانے" کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ فقط والتسلیم۔ عریضہ ادب فدوی محمد آصف یغفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مولٰنا المکرم اکرمکم اللہ تعالٰی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد الٰہی: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ؕ

عام و مطلق ہے کافر کو رازدار بنانا مطلقًا ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدر قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔ قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ○

سیدنا امام اجل حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حدیث لاتستضیئوا بنار المشرکین۔ (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر فرمائی کہ اپنے کسی کام میں ان سے مشورہ نہ لو اور اُسے اسی آیۂ کریمہ سے ثابت بتایا ابو یعلی مسند اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر

اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تستضیئوا بنار المشرکین قال فلم ندر ما ذلک حتی اتوا الحسن فسألوہ فقال نعم یقول لا تستشیروہم فی شئ من امورکم قال الحسن وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ تعالیٰ ثم تلا ھذہ الایۃ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو کہا ہم نہیں جانتے اس سے یہاں تک کہ حسن بصری کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا حسن بصری نے کہا ہاں ان سے اپنے کاموں میں مشورہ نہ لو اور اس کی تصدیق میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو اپنے رازوں میں مشورہ اپنے مسلمانوں کے سوا دوسروں سے نہ لو۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیۂ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا ابن ابی شیبہ مصنف اور ابنائے حمید و ابی حاتم راز، تفاسیر میں اس جناب سے راوی:

انه قیل له ان ھھنا غلامًا من اھل الحیرۃ حافظا کاتبا فلو اتخذته کاتبا قال اتخذت اذن بطانة من دون المؤمنین۔

تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے خود کبیر میں زیر کریمہ لا ینھٰکم اللہ ہے

الاکثرون علی انھم اھل العھد وھذا قول ابن عباس والمقاتلین والکلبی

ہم نے المحجۃ المؤتمنہ میں یہ مطلب نفیس جامع صغیر امام محمد و ہدایہ و درر الحکام و نہایۃ البیان و کفایہ و جوہرہ نیرہ و مستصفی و بنایہ و فتح القدیر بحر الرائق و کافی و تبیین الحقائق و تفسیر احمدی و فتح اللہ المعین و غنیہ و ذی الاحکام و معراج الدرایہ و عنایہ و محیط برہانی و جوہرہ زادہ و بدائع ملک العلماء سے ثابت کیا۔ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں قبل ارشاد واغلظ علیھم انواع انواع کے نرمی و عفو و صفح فرمائے خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو و صفح کو نسخ فرما دیا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا احاط بھم سرادقھا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی نسبت امام فرماتے ہیں نے اُن سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ آیۂ کریمہ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ کو فرماتے ہیں نسخت هذه الآیة کل شیٔ من العفو والصفح۔ قرآن عظیم نے یہود و مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:

لتجدن اشد الناس عداوة للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا

مگر ارشاد:

یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم وبئس المصیر ہ

عام آیا اس میں کسی کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اُس پر جہاد و غلظت کا حکم دیا تو یہ سزا اُن کے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں الکفر ملة واحدة۔ ان معاہد کا استثنا دلائل قاطعہ متواترہ سے ہے ضرورۃ معلوم و مستقر فی الاذہان کہ حکم جاہد سن کر اُس کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحر الرائق۔ تفاوت عداوت بر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے اور نصاریٰ کا حکم یہود سے کمتر ہوتا حالانکہ یکساں ہے ذمی و حربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے حسب حاجت ذلیل و قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقابلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں امام سرخسی نے شرح صغیر میں فرمایا: والاستعانة باھل الذمة بالکلاب۔ اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل الحجة الموتمنه میں ملاحظہ ہو۔ رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اُس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ ترک اولیٰ ہونا کہ اسے بالکل بے علاقہ ہے اور دنیوی معاملات بیع و شراء اجارہ و استیجار کی مثل ہے ہاں اندرونی علاج جس میں اُس کے فریب کو گنجائش ہو اُس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ اُن کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا دلی خیرخواہ اپنا مخلص باخلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا دل دوست بنانے والا اس کی بیکسی

میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیۂ کریمہ کا مخالف ہے اور ارشاد
آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن اور انہیں
اُس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں وہ
تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فانہ منھم ہو گیا اُن کی تو دلی تمنا یہی تھی

قال تعالیٰ ودوالو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء۔

ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی ان کی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ
مگر الحمد للہ کہ کوئی مسلمان آیۂ کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا اور جانے تو آپ ہی اُس نے
تکذیب قرآن کی بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کماتے ہیں ایسا کریں
تو بدنام ہوں دکان پھیکی پڑے کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو سزا ہو۔ یوں بدخواہی سے
باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی پھر بھی خلاف احتیاط
و تشنیع ضرور ہے خصوصاً یہود و مشرکین سے خصوصاً مر بر آوردہ مسلمان کو جس کے کم ہونے
میں وہ اشقیا اپنی فتح سمجھیں۔ وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اس بارے میں کریمۂ
نتلوہ لا تتخذ وا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالاً۔ کسی کا فر کو راز دار
نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے، و کریمۂ ولم یتخذوا من دون اللہ ولا
رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ۔ اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیلکار نہ
بنایا، و حدیث مذکور لا تستضیئوا بنار المشرکین مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو بس
ہیں اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیلکار و مشیر
بنانا ہوگا۔ امام محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہٗ مدخل میں فرماتے ہیں:

واشد فی القبح واشنع ما ارتکبہ	یعنی سخت ترقبیح و تشنیع ہے وہ جس کا ارتکاب
بعض الناس فی ھٰذا الزمان	آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔ کافر طبیب
من معالجۃ الطبیب والکحال	اور سنیے سے علاج کرانا جن سے خیر خواہی
الکافرین الذین لا یرجی منہما	اور بھلائی کی اُمید درکنار یقین ہے کہ جب
نصح ولا خیر بل یقطع بغشہما	مسلمان پر قابو پائیں اس کی بدسگالی
اذیتہما لمن ظفرابہ من	کریں گے اور اُسے ایذا پہنچائیں گے۔

المسلمین سیما ان کان المریض
کبیرًا فی دینه او علمه۔

خصوصاً جب کہ مریض دین یا علم میں
عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا:

انهم لا یعطون لاحد من المسلمین
شیئًا من الادویة التی تضره ظاهرًا
لانهم لو فعلوا ذلك لظهر غشهم
وانقطعت مادتهم عاشهم لکنهم یصفون
لبعض الادویة مما یلیق بذلك المرض
ویظهرون الصنعة فیه والنصح
وقد یتعافی المریض فینسب ذلك الی
حذق الطبیب ومعرفته لیقع علیه المعاش
کثیر السبب ما یقع له من الثناء علی نصحه
فی صنعة لکنه یدس فی اثنا وصفه حاجة
لا یفطن فیها لمن الضرر فا لبا وتکون تلك
الحاجة مما تنفع ذلك المریض وینتعش منه
فی الحال لکنه یعود علیه بالضرر فی آخر
الحال وقد یدس حاجة کما تقدم لکنه ان
جامع انتکس ومات وحاجة اخری یصح
بعد استعمالها لکنه اذا دخل الحمام انتکس
ومات وحاجة اخری اذا استعملها صح
وقام من مرضه لکن لها مدة اذا انقضت
عادة بالضرر و تختلف المدة فی ذلك
فمنها ما یکون مدتها سنته او اقل او اکثرا
الی غیر ذلك من غشهم وهو کثیر ثم

یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا انہیں
دیتے کہ یوں تو ان کی بدخواہی ظاہر ہو
جائے اور اُن کی روزی میں خلل آ جائے
بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی
خیر خواہی و فن دانی ظاہر کرتے ہیں اور
اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں
اُن کا نام ہو اور معاش خوب چلے اور
اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال
مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے
یا ایسی دوا کہ اُس وقت مرض کھو دے مگر
جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے
اور مر جائے یا ایسی کہ سردست تندرست
کر دے مگر جب حمام کرے مرض پلٹے
اور موت ہو یا ایسی کہ اس وقت مریض
کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر
یا کم و بیش کے بعد وہ اپنا رنگ لائے
اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے بہت
طریقے ہیں پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا
دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید
مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے
اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے

يتعلل عدو الله ان هذا مرض اخر ليس له
فيه حيلة ويظهر التأسف على ما اصاب
المريض ثم يصف اشياء تنفع مرضا لكنها
لا تفيد بعد ان فات الامر فيه فينصح حيث
لا ينفع نصحه فمن يرى ذلك منه يعتقد انه من
الناصحين وهو من اكبر الغاشين ؎

پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب
بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ تو اس
وقت خیرخواہی دکھاتا ہے جب اس
سے نفع نہیں دیکھنے والے اُسے خیرخواہ
سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے ؎

كل العداوة قد ترجى ازالتها
الا العداوة من عاداك فى الدين

تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے
مگر عداوتِ دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

قد يستعملون النصح فى بعض الناس
ممن لا خطر لهم فى الدين ولا علم وذلك
ايضا من الغش لانهم لو لم ينصحوا لما
حصلت لهم الشهرة بالمعرفة بالطب
ولتعطل عليهم معاشهم وقد يفطن
لغشهم ومن غشهم نصحهم لبعض ابناء
الدنيا ليشتهر وابذلك وتحصل لهم
الحظوة عندهم وعند كثير ممن شابههم و
يتسلطون بسبب ذلك على قتل العلماء
والصالحين وهذا النوع موجود ظاهر۔
وقد ينصحون العلماء والصالحين وذلك
منهم غش ايضا لانهم يفعلون ذلك لكى
تحصيل لهم الشهرة وتظهر صنعتهم
فيكون سببا الى اتلاف من يريدون
اتلافه منهم وهذا منهم مكر عظيم۔

یعنی وہ کبھی عوام کے علاج میں خیرخواہی
کرتے ہیں اور یہ بھی ان کا مکر ہے کہ ایسا
نہ کریں تو شہرت کیسے ہو روٹیوں میں
فرق آئے اور کبھی ان کے فریب پر
لوگ چرچ جائیں یوہی یہ فریب ہے
کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے
ہیں کہ شہرت اور اُس کے نزدیک اس
جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر
علماء وصلحا کے قتل کا موقع ملے اور
ایسے اب موجود وظاہر ہیں اور کبھی
علماء وصلحا کے علاج میں بھی خیرخواہی
کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ
مقصود ساکھ بندھن ہے پھر جس عالم
یا دیندار کا قتل مقصود ہے اُس کی راہ
ملنا اور یہ ان کا بڑا مکر ہے۔

پھر اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے انہوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھرتھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر فرمایا میں نے کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا میں اندر گیا کہ ایک تو اس کے بچنے کی امید نہیں پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے ذمہ نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا وہی ہوا کہ صبح تک اس کا انتقال ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بنائے مسلمان کو دکھالیں یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے فرمایا وھذا لیس بشیٔ ایضا من وجوہ الاول ان المسلم قد یغفل عن بعض ما وصفہ الثانی فیہ اقتداء الغیر بہ الثالث فیہ الاعانۃ لھم علی کفرھم بما یعطیہ لھم الرابع فیہ ذلۃ المسلم لھم الخامس فیہ تعظیم شانھم لاسیما ان کان المریض رئیسا وقد امر الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام بتصغیر شانھم وھٰذا عکسہ یہ بھی بوجوہ کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اس کا مضر نہ آئے۔ پھر اس کی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے۔ فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اس کے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اس کے لیے تواضع کرنا پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھے گی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحقیر کا حکم دیا اور یہاں اس کا عکس ہے پھر فرمایا:

ثم مع ذٰلک ما یحصل من الانس والود لھم وان قل الا من عصم اللہ وقلیل ما ھم ولیس ذٰلک من اخلاق اھل الدین۔" پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس شے ان کے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی سوا اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں" پھر فرمایا: ومع ذٰلک یخشی علی دین بعض من یستطبھم من المسلمین۔ ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفت یہ ہے کہ کبھی ان سے علاج کرانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے پھر اپنے

پھر اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ اُنہیں بلانے آئے اُنہوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھرتھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر فرمایا میں نے کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا میں اندر گیا کہ ایک تو اُس کے بچنے کی اُمید نہیں پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے ذمہ نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا وہی ہوا کہ صبح تک اُس کا انتقال ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بنائے مسلمان کو دکھا لیں یوں اُس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے فرمایا وھذا لیس بشئ ایضا من وجوہ الاول ان المسلم قد یغفل عن بعض ما وصفہ الثانی فیہ اقتداء الغیر بہ الثالث فیہ الاعانۃ لھم علی کفرھم بما یعطیہ لھم الرابع فیہ ذلۃ المسلم لھم الخامس فیہ تعظیم شانھم لاسیما ان کان المریض رئیسا وقد امر الشارع علیہ الصلوۃ والسلام بتصغیر شانھم وھذا عکسہ یہ بھی بوجوہ کچھ نہیں۔ ایکؔ تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اُس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اُس کا ضرر نہ آئے۔ پھرؔ اس کی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے۔ فیسؔ وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اُس کے کفر پر مدد ہو گی۔ مسلمانؔ کو اُس کے لیے تواضع کرنا پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھے گی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اس کا عکس ہے پھر فرمایا:

ثم مع ذلک ما یحصل من الانس والود لھم وان قل الا من عصم اللہ وقلیل ما ھم ولیس ذلک من اخلاق اھل الدین۔" پھر اُن سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس شے اُن کے ساتھ اُنس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی سوا اُس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں" پھر فرمایا: ومع ذلک یخشی علی دین بعض من یستطبھم من المسلمین۔ ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفتؔ یہ ہے کہ کبھی اُن سے علاج کرانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے پھر اپنے

بعض ثقہ معتمد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ان کے یہاں بیماری ہوئی مریض نے ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا انہوں نے اُسے بلایا وہ علاج کرتا رہا ایک دن اُسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین قدیم ہے اُسی کو اختیار کرنا چاہیے اور یوں ہی کیا کیا یکبارہا یہ ترساں ولرزاں جاگے اور عہد کر لیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آنے پائے راستے میں بھی وہ جہاں ملتا یہ اور راہ ہو جاتے کہ مبادا اس کا وبال انہیں پہنچے امام فرماتے ہیں:

وھٰذا قد رحم بسبب انه کان معتنی به فیخاف من استطبهم ولم یکن معتنی به ان یهلك معهم ولو لم یکن فیه الا لخوف من ھٰذا الامر الخطر لکان متعینا ترکه فکیف مع وجود ما تقدم۔ ان صاحب پر تو یوں رحمت ہوئی کہ زیر نظر عنایت تھے جو ایسا نہ ہوا ور اُن سے علاج کرائے اُس پر خوف ہے کہ ان کے ساتھ ہلاک ہو جائے۔ ان کے علاج میں اس شدید خطرناک خوف کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو اسی قدر سے اُس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں کے ساتھ جن کا ذکر گزرا۔ ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علمائے وعظمائے دین کے لیے زیادہ خطر کا مؤید امام مازری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہو جاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یوں ہی ہوا آخر اُسے تنہائی میں بلا کر دریافت کیا اُس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھو دوں۔ امام نے اُسے دفع فرمایا مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطبا کر دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرما دی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں یہود کہ مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا اور لا یالونکم خبالا تو عام کفار کے لیے فرمایا۔ عورت کا مرتدہ ہو کر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہر الروایۃ وجملہ متون وعامۂ شروح وفتاوائے قدیمہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق۔ خلاف ہے قول صوری کے اور موافق ہے قول ضروری کے۔ قول صوری وضروری کا فرق میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام میں ملے گا کہ میرے فتاوے جلد اول میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق ہونا میرے فتوے سے کہ بجواب سوال علی گڑھ لکھا تھا ظاہر اس کی

نقل حاضر ہو گی اور یہ حکم صرف نکاح میں ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے نہ وہ شوہر کا ترکہ پائے گی نہ شوہر اُس کا۔ اگر اپنے مرض الموت میں مرتدہ نہ ہوئی ہو نیز جب تک وہ اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا عالمگیری منشاء مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

لو اجرت کلمة الکفر علی لسانها مغایظة لزوجها او اخراجا لنفسها عن حبالته او لاستجاب المهر علیه بنکاح مستأنف تحرم علی زوجها فتجبر علی الاسلام ولکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شیء ولو بدینار سخطت او رضیت ولیس لها ان تتزوج الا بزوجها قال الهندوانی اخذ بهذا قال ابو اللیث وبه ناخذ کذا فی التمرتاشی

اسی کے بیان میں درمختار میں ہے:

صرحوا بتعزیرها خمسة وسبعین وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح بمهر یسیر کدینار وعلیه الفتوی والوالجیة۔

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں جب مرتدہ ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ ہو گیا کہ ارتداد احدهما فسخ فی الحال۔ پھر بعد عدت دوسرے سے اُسے نکاح ناجائز ہونا کیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی کیوں نہیں جائز کہ وہ کسی سے نکاح نہ کرے اور اس تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی مہر عوض بضع ہے اور معاوضات میں تراضی شرط۔

اقول بلکہ اُن اکابر کے قول ماخوذ و مفتیٰ بہ کو کر قول ائمۂ بخارا ہے فتوائے ائمۂ بلخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے جسے فقیر نے باتباع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہو جانا موجب زوال نکاح نہیں بارہا عورت ایک مدت تک حرام ہو جاتی ہے اور نکاح باقی ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و اعتکاف و احرام و حیض و نفاس یو ہیں جبکہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے قربت کر لے زوجہ حرام ہو گئی یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی عدت گزر جائے بلکہ کبھی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متارکہ لازم ہے تو نکاح قائم ہے اور زن مفضاۃ کہ سبیلین ایک ہو جائیں نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے والمسائل منصوص علیها فی الدر

وغیرہا من الاسفار الغر واللہ تعالیٰ اعلم